قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 25 نومبر 2020ء | 09ربیع الثانی1442ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:279

ارشاد باری تعالیٰ

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ

(سورۃ النمل آیت:63)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’مَیں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ میں لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے‘‘۔ (جامع ترمذی ابواب الامثال)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور باربار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! مَیں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں، تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! کیا تُو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے، اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ حضورؐ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے چنانچہ اسی حالت میں آپؐ خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ دشمن کی جمیعت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ماقیل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

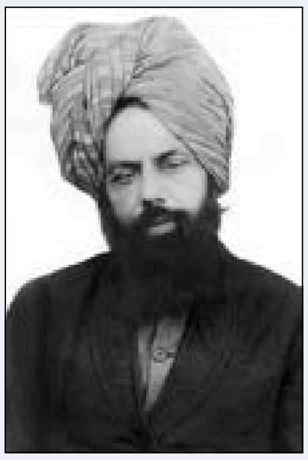

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:

’’یَاعَبۡدَالۡقَادِرِاِنِّیۡ مَعَکَ اَسۡمَعُ وَاَرٰی‘‘۔ اے عبد القادر مَیں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۳۔ ترجمہ از صفحہ ۶۱۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے‘‘۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۱۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔‘‘

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ صفحہ ۵۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس اگر دوسرے لوگ بھی جو اسلام کے مخالف ہیں اسی طرح ایمان لاویں اور کسی نبی کو جو خدا کی طرف سے آیا، ردّ نہ کریں تو بلاشبہ وہ بھی ہدایت پا چکے اور اگر وہ روگردانی کریں اور بعض نبیوں کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں تو انہوں نے سچائی کی مخالفت کی اور خدا کی راہ میں پھوٹ ڈالنی چاہی۔ پس تُو یقین رکھ کہ وہ غالب نہیں ہو سکتے اور ان کو سزا دینے کے لئے خدا کافی ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا سن رہا ہے۔ اور ان کی باتیں خدا کے علم سے باہر نہیں‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۷)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

یہ جو دنیا کی محبت کا پھندا پڑا ہوا ہے یہ گلے میں پڑا رہتا ہے۔ وہی اس سے خلاصی پاتے ہیں جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔ اگر فضل حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے بھی دعا مانگو۔۔۔۔

آپؑ صبح سیر کو تشریف لے جاتے تھے۔ بعض احباب بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ کسی نہ کسی موضوع پر گفتگو ہو رہی ہوتی تھی۔ 1908ء کی ایک صبح کی سیر کا ذکر ہے۔ یہ لمبی گفتگو تھی اس کا ایک حصہ مَیں نے لیا ہے فرمایا ’’بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر اُن کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (سورۃ النمل آیت :63)‘‘ (ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 137۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء) (کہ کون کسی کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ کسی بے کس کی دعا اور مضطر کی دعا کو وہ سنتا ہے)۔ آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اِن دعاؤں کو سنتا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کے مضمون کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 8 پر

اس شمارہ میں

- نظم
- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے
- درود شریف کی برکات
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

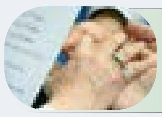

بُری تدبیر کرنے والے اللہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

گزشتہ 100سال کا جائزہ لیں تو زلزلوں اور آسمانی آفات کی تعداد گزشتہ کئی 100سال سے زیادہ ہے۔ گزشتہ گیارہ بارہ سو سال میں اتنی آفات نہیں آئیں جتنی گزشتہ 100سال میں آئی ہیں۔ اس سال بھی کئی زلزلے اور طوفان آئے اور دنیا میں کئی جگہ آئے، یہ انسان کو وارننگ ہے کہ خدا کو پہچانو۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ جہاں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے دنیا کو بھی بتائے کہ ان آفات سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کے پیاروں کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ نہ بناؤ۔

ساری دنیا میں اس سال چند مہینوں میں جو قدرتی آفات آئی ہیں، ان کا مختصر جائزہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، کبھی یہ نہیں ہوا کہ چند ماہ میں دنیا کا ہر خطہ کسی نہ کسی آفت کی لپیٹ میں آ گیا ہو لیکن اس سال آپ دیکھیں گے کہ ہر جگہ آفات آ رہی ہیں۔ ان کو بتائیں کہ اب بھی وقت ہے کہ انسان خدا کو پہچانے۔ یہ چھوٹے درجہ کی جو آفات ہیں یہ انتہائی درجہ کی بھی ہوسکتی ہیں۔ پس ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر دنیا تک خدا کا پیغام پہنچانے والا بن جائے۔ مَیں نے جو معلومات لی تھیں، پتہ نہیں یہ مکمل بھی ہیں کہ نہیں لیکن اس کے مطابق اس سال فروری میں انڈونیشیا میں Floods آئے، 3لاکھ چالیس ہزار آدمی گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ پھر 2زلزلے آئے 6.4 اور 6.3 ریکٹر سکیل میں میگنی چیوڈ تھا۔ پھر چند گھنٹوں کے وقفے سے انڈونیشیا، سماٹرا میں زلزلہ آیا۔ پھر سولومن آئی لینڈز پیسیفک میں زلزلہ آیا، بہت بڑا زلزلہ تھا، بڑی تباہی پھیلائی اور ہزاروں آدمی بے گھر ہو گئے۔ ریکٹر سکیل پر 8.1 میگنی چیوڈ تھا۔ پھر پاکستان میں Floods آئے، کراچی میں بارشوں سے بے تحاشا Floods آئے۔ ہزاروں آدمی بے گھر ہو گئے، کئی مرے، کہتے ہیں کہ بلوچستان میں تقریباً 25 لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ 80 ہزار گھر تباہ ہو گئے، ساڑھے 6ہزار گاؤں برباد ہو گئے۔ پھر جون میں پاکستان میں سائیکلون (Cyclone) کا خطرہ تھا، بہرحال وہ ٹل گیا لیکن دوسری طرف بلوچستان کی طرف چلا گیا، وہاں تباہی پھیلائی۔ پھر جون میں بنگلہ دیش میں ایک بہت بڑا طوفان آیا جس سے بڑی تباہی ہوئی۔ پھر جولائی میں انڈیا میں Floods آئے، پھر جولائی میں یوکے میں بھی Floods آئے اور آدھا یوکے ڈوب گیا اس سے پہلے جو طوفان آ چکے ہیں اس سے جرمنی وغیرہ ہر جگہ متاثر ہوئے تھے۔ پھر پاکستان میں آسمانی بجلی گرنے سے بڑی تباہی ہوئی، پھر جاپان میں زلزلہ آیا اس کا بھی 6.8 میگنی چیوڈ تھا۔ پھر اگست میں امریکہ میں طوفان آئے، کئی عمارتیں گر گئیں، کافی تباہی ہوئی۔ چین میں پُل گر گئے جو طوفان سے Collapse ہوئے اور کافی تباہی ہوئی۔ نارتھ کوریا میں بارشوں اور Flood سے تباہی ہوئی۔ پھر پیرو میں زلزلہ آیا، اس نے بڑی تباہی مچائی۔ پاکستان میں اس کے بعد پھر دوبارہ Floods آئے تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کے بارہ میں مَیں نے مختصراً بتایا ہے، یہ توجہ دلانے والی ہیں۔ آسٹریلیا میں طوفان سے بڑی تباہی آئی، ان کی بڑی بڑی موٹرویز ڈوب گئیں، بلکہ بہہ گئیں جس کا وہاں تصور نہیں تھا۔ پھر برکینا فاسو افریقہ میں پچھلے دنوں بارش ہوئی، خوفناک تباہی آئی، دو لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ پھر ہوائی (Hawai) میں ہریکین (Hurricane) سے تباہی آئی اور ساتھ زلزلہ بھی آیا اور وہ کہتے ہیں ہوائی میں اس قسم کے طوفانوں اور زلزلوں کا بہت کم امکان ہوتا ہے۔ پھر بحیرہ عرب (Arabian Sea) میں طوفان آیا، کہتے ہیں دوسرے سمندروں میں تو ایسا طوفان آتا ہے، لیکن اس قسم کا طوفان بحیرۂ عرب میں کبھی نہیں آتا۔ وہی طوفان خشکی پر بھی چڑھ سکتا تھا جس کو ٹراپیکل سائیکلون (Tropical Cyclone) کہتے ہیں۔ الباما (Alabama) میں طوفان آیا، پہلے وارننگ تھی، انہوں نے بڑی تیاری کی تھی، اس کے باوجود اس نے بڑی تباہی پھیلائی۔ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہائی سکول کی ایک عمارت گر گئی، عمارت میں لوگوں نے پناہ لی ہوئی تھی، دوسری جگہ پناہ لی تو وہ عمارت تباہ ہوگئی اور اس طرح بہت ساری عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ جہاں لوگ پناہ لیتے تھے اسی کو یہ ٹارنیڈو (Tornado) اڑا کر لے جاتا تھا۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں بھی بڑا طوفان آیا۔ یہ ساری چیزیں بتارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے اور انسان کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ ایک خدا کی پہچان کرو اور حد سے آگے نہ بڑھو، انبیاء کا اور خدا کا استہزاء نہ کرو۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا وہ لوگ جنہوں نے بُری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آ جائے جہاں سے وہ گمان نہ کرتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ بُری تدبیر کرنے والے اللہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ جب یہ لوگ حد سے بڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی چکی چلتی ہے۔ پس یہ بظاہر جو چھوٹے چھوٹے طوفان اور زلزلے ایک

بقیہ صفحہ 8 پر

نظم

کیوں پریشاں پئے حجت و برہاں ہوں میں
فرصتم باد کہ مستِ مئے عرفاں ہوں میں
ہمہ تن آرزوئے حسرت و ارماں ہوں میں
خوشتر آں روز کہ خاکِ درِ جاناں ہوں میں
یہ تو کس منہ سے کہوں تابع فرماں ہوں میں
ہاں یہ عرض ہے کہ لذت کش احساں ہوں میں
جلوۂ حسن سے معمور ہے کاشانۂ دل
یعنی اس طرز سے بھی حافظِ قرآں ہوں میں
قمر اس روئے ضیا بار کا ثانی توبہ
شمس کہتا ہے چراغِ تہِ داماں ہوں میں
حق پسندوں سے یہ کہتا ہے نظارہ ان کا
اس زمانے کے لئے آیۂ رحماں ہوں میں
لاجواب ان کا ہر انداز عجب حیرت ہے
کس کا مداح نہ ہوں کس کا ثناخواں ہوں میں
میں کہاں اور مقامِ درِ دلدار کہاں
رخصت اے ضبط کے جی کھول کے رقصاں ہوں میں
لے گئی کس قدر اونچا مجھے قسمت میری
واہ رے میں کہ فدائے شہِ عرفاں ہوں میں
مجھ سے ناچیز پہ ایسی نگہ روح نواز
اتنے الطاف وعنایات کہ نازاں ہوں میں
سامنے ہے وہ رتن باغ کا منظر اب تک
روح بشاش ہے دل شاد ہے خنداں ہوں میں
وہ دمِ پرسشِ احباب یہ کہنا میرا
کچھ تعجب نہ کریں آپ جو گریاں ہوں میں
یہ وہ حالت ہے جو ہوتی ہے خوشی سے پیدا
اس خوشی کا متمنی بدل وجاں ہوں میں
سن کے الفاظِ نوازش نکل آئے ہیں یہ اشک
اُن کو دیکھا جو گل افشاں گہر افشاں ہوں میں
امتحاں گاہِ وفا میں جبل استقلال ہیں اہل
ورنہ اک ذرۂ خاک درِ جاناں ہوں میں
قصۂ آدم وشیطاں نے دیا ہے یہ سبق
کس سے وابستہ رہوں کس سے گریزاں ہوں میں
اُن کی نظروں سے گرے کوئی مگر میں نادم
ناقضِ عہدِ وفا کوئی ہو لرزاں ہوں میں
رنگِ نیرنگئ آفاق عیاذًا باللہ
کبھی ششدر کبھی خنداں کبھی گریاں ہوں میں
اے تری شان یہ نخوت یہ رعونت یہ غرور
پرِ پروانہ کہے شمعِ شبستاں ہوں میں
ایک نکلے گا جماعت سے تو آئیں گے ہزار
یہ یقینی ہے اگر صاحبِ ایماں ہوں میں
کچھ سروکار نہیں چون وچرا سے مختارؔ
شکر صد شکر کہ ہم مشرب مستاں ہوں میں

(حیات حضرت مختار صفحہ 279-280)

اداریہ

حاصل مطالعہ

آنحضور ﷺ کے دور کے مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے

حاصل مطالعہ (قسط سوم و آخر)

اس وقت میرے ہاتھوں میں سیرت رسول ﷺ پر لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتاب ”حضرت رسول کریمؐ اور بچے“ ہے۔ جو مکرمہ امتہ الہادی زوجہ مکرم محمد رشید الدین کی کاوش ہے۔ گو یہ 92 صفحات پر مشتمل مختصر سی کتاب ہے، لیکن بہت مفید اور دلچسپی کی ہے۔

خاکسار نے جب اس کا مطالعہ کیا تو فوراً ذہن قارئین الفضل لندن آن لائن کی طرف گیا کہ ان کو بھی اس دلچسپ اور ایمان افروز کتاب کے مطالعہ میں شامل کروں۔ چنانچہ خاکسار نے اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1۔آنحضور ﷺ کی پھول جیسے بچوں کو نصائح

2۔ بچوں کی تربیت کے حوالہ سے آنحضور ﷺ کی والدین اور بزرگوں کو نصائح

3۔آنحضور ﷺ کے زمانے کے مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے

اوپر والے دو عناوین پر ”حاصل مطالعہ“ اس سے قبل اخبار کا حصہ بن چکا ہے۔ آج اس کے تیسرے عنوان پر کچھ ایمان افروز واقعات پیش کرنے جارہا ہوں۔ بچے قوم کے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اپنے دور کے بچوں کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ وہ قوم کے رہنما بنے جنہوں نے آنحضور ﷺ سے حاصل کی گئی تربیت کے پیش نظر ایسے جانثار، وفادار اور ایمان دار لوگ پیدا کئے۔ جس کو دیکھ کر اور واقعات سن کر دل عش عش کرتا ہے۔

حضرت عثمانؓ بن العاص

آپؓ نے آنحضور ﷺ کے آخری زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت آپؓ کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ آپؓ نے اس کم سنی میں ہی اسلامی تعلیمات کا علم حاصل کرلیا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ”یہ لڑکا تفقہ فی الاسلام اور علم القرآن کا بڑا حریص ہے۔ کم سنی کے باوجود علمی امتیاز کے باعث آنحضور ﷺ نے آپؓ کو بنی ثقیف کا امام مقرر فرمایا تھا“۔ (تہذیب الناس)

حضرت سعدؓ بن زراہ

آپؓ کو آنحضور ﷺ نے بوجہ آپؓ کی علمیت کے بنونجار کا نقیب مقرر فرمایا۔ آپؓ تمام نقیبوں سے سب سے چھوٹے تھے۔

(اسد الغابہ)

حضرت شداد اوسؓ

کم سنی کی عمر میں آپؓ بہت عابد وزاہد تھے، رات کو دیر تک عبادت میں مصروف رہتے۔ بسا اوقات عبادت کر چکنے پر بستر پر جاتے ہی دوبارہ عبادت کے لئے جائے نماز پر حاضر ہوجاتے۔ (اسد الغابہ)

حضرت علیؓ

آپؓ کے متعلق حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کَانَ مَا عَلِمْتُ صَائِمًا قَوَّامًا کہ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت علیؓ بہت روزے دار اور عبادت گزار تھے۔ (ترمذی، کتاب المناقب)

آپؓ بچپن سے ہی آنحضور ﷺ کی محافل عرفان میں شرکت کیا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں ”میں جس طرح اونٹنی کا بچہ اُونٹنی کے پیچھے رہتا ہے اس طرح آنحضور ﷺ کے پیچھے رہتا ہوں۔“

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خاندان کے افراد کو دعوت پر بُلایا تو آپؐ نے تبلیغ اسلام کرنے کے بعد پوچھا کون ہے جو میرا مددگار و معاون ہو؟ تو حضرت علیؓ نے جن کی عمر 10 سال تھی۔ تینوں بار پوچھنے پر ہر دفعہ اپنا ہاتھ کھڑا کیا کہ میں آپ کا معین و مددگار ہوں۔ (طبری)

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ

آپؓ بچپن میں ہی عبادت گزار تھے۔ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ سورۃ البقرہ پڑھی جاسکے اور سجدے میں اس قدر محویت طاری ہوتی تھی کہ چڑیاں آپؓ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتی تھیں۔ (ابن اثیر)

حضرت انسؓ

خادم رسولؐ حضرت انسؓ جب 8-10 سال کے تھے تو آنحضور ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب وہ کام کر کے آئے تو گھر جانے میں دیر ہو چکی تھی۔ والدہ نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے والدہ سے کہا کہ حضورؐ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ والدہ نے اس خیال سے کہ کہیں بہانہ نہ ہو کام کی نوعیت پوچھی تو حضرت انسؓ نے فرمایا۔ والدہ! وہ ایک خفیہ بات تھی۔ خاکسار آپ کو نہیں بتا سکتا۔ یہ سن کر والدہ نے بھی بطور نصیحت تاکیداً کہا کہ بیٹا! پھر کسی اور سے بھی ہرگز ذکر نہ کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ

ایک روز قریش کو قرآن کریم کے سنانے کا پروگرام بنا اور اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے لئے سوچا جارہا تھا کہ کون یہ خطرناک مگر اہم کام سرانجام دے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ جو حافظ قرآن تھے نے فوراً اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ کئی صحابہ نے مخالفت کی یہ ابھی بچہ ہے اور ناموزوں ہے کوئی ایسا ہو جو اپنے خاندان کے لحاظ سے ایک مقام رکھتا ہو۔ مگر اگلے روز آپ نے خود ہی قریش کی محفل میں جاکر قرآن سنانا شروع کر دیا۔ تمام مجمع مشتعل ہوگیا اور آپ کو مارنا شروع کر دیا حتی کہ چہرہ متورم ہوگیا اور آپ نے مسلسل قرآن کو جاری رکھا۔ جب واپس آئے تو صحابہ نے کہا کہ یہی ڈر تھا جس کی وجہ سے تمہیں روکتے تھے۔ آپ نے پھر کہا کہ اگر کہو تو کل پھر جاکر سناؤں۔ (اسد الغابہ)

حضرت سلمہؓ بن اکوع

ایک دفعہ چند کفار آنحضرت ﷺ کے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لے کر چل دیئے۔ اتفاق سے ایک ننھے بچے سلمہؓ کی نظر پڑ گئی۔ آپ فوراً پہاڑ پر چڑھ کر مسلمانوں کو پکارنے لگے۔ آپ 12 سال کے تھے۔ بہت تیز رفتار بھاگتے تھے۔ آپ نے اکیلے ہی ڈاکوؤں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ لوگوں نے آپ کو پکڑنے کی کوشش کی۔ آپؓ نے بلند آواز سے کہا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے کوئی مجھے پکڑنا چاہے تو ہرگز نہیں پکڑ سکتا البتہ میں تم کو پکڑ سکتا ہوں۔ اس طرح آپ نے ڈاکوؤں کو باتوں میں لگائے رکھا اور اس اثناء میں مسلمان وہاں پہنچ گئے اور اونٹ واگزار کروالئے۔

حضرت سہلؓ و سہیلؓ

ہجرت کے بعد آنحضور ﷺ کی مدینہ آمد پر ہر شخص کی خواہش تھی کہ حضورؐ کا قیام اس کے گھر میں ہو مگر آپؐ کی اونٹنی دو کم سن خوش نصیب یتیم بچوں کی زمین میں جاکر بیٹھ گئی۔ یہ سعادت ان بچوں کے حصہ میں آئی۔ (بخاری)

حضرت اسماءؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ

خادم رسولؐ حضرت اسماء کی عمر 13 سال کی تھی جب وہ میدان جنگ میں حضورؐ کے ساتھ شریک ہوئے اور حضرت ابوسعید خدریؓ کی عمر بھی یہی تھی جب حضورؐ نے انہیں جنگ میں شامل ہونے کے لئے نہ چُنا تو آپ کے والد نے اپنے اس کمسن بچے کا ہاتھ پکڑ کر آنحضور ﷺ کو دکھلایا کہ دیکھیں حضور! پورے مرد کا ہاتھ ہے۔ (بخاری)

اسی طرح جنگ بدر میں ایک بہت ہی کمسن بچہ (برادر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص) بھی لشکر کی تیاری کے وقت اس ڈر سے کہ کہیں ان کو نکال نہ دیا جائے۔ لشکر کے پیچھے چھپ گئے۔ جب آپ کو واپسی کا حکم ملا تو وہ بہت روئے اور چلائے چنانچہ حضورؐ نے ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ آپ کو جب تیار کیا گیا تو تلوار اس کمسن سپاہی سے بڑی تھی۔ آپ شامل ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت معوذؓ اور معاذؓ

جنگ بدر میں دو ننھے بچوں نے ابوجہل کی شناخت کروا کر دیکھتے ہی دیکھتے آناً فاناً قتل کر دیا۔ دشمن خدا ابوجہل نے مرتے ہوئے بڑی حسرت سے کہا کہ میں کمسن لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا۔ (بخاری، کتاب المغازی)

حضرت رافعؓ

جنگ احد میں حضورؐ نے لشکر کی تیاری کے وقت رافع نوخیز بہادر بچے کو چُنا۔ یہ دیکھ کر ایک اور نوخیز نوجوان نے آگے بڑھ کر حضورؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! دونوں میں کشتی میں مقابلہ کروالیں۔ اگر میں نے رافع کو پچھاڑ لیا تو پھر مجھے بھی شامل کرلیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس لڑکے کو بھی شمولیت کی اجازت مل گئی۔

(ابن ہشام)

حضرت جابرؓ

سات یتیم بہنوں کے بھائی جابرؓ نے بھی حضورؐ کے سامنے گٹنے ٹیک کر جھک کر اس قدر عاجزی کے ساتھ جنگ میں شمولیت کے لئے درخواست کی کہ حضورؐ نے ان کو جنگ میں شمولیت کی اجازت دے دی۔

حضرت زیدؓ بن ثابت

حضرت زیدؓ بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کرتے ہی قرآن شریف نہ صرف پڑھنا شروع کر دیا بلکہ حفظ کرنے کا بھی آغاز کر دیا اور ہجرت مدینہ کے وقت 17 سورتیں حفظ کر چکے تھے۔ آپؓ کی ذہانت اور یادداشت کے پیش نظر حضورؐ نے فرمایا کہ ”میرے پاس سریانی اور عبرانی زبان میں بھی خط آتے ہیں اور یہ زبانیں سوائے یہودیوں کے کوئی اور نہیں جانتا اس لئے تم یہ زبانیں سیکھ لو تا خطوط کا جواب بھی دیا جاسکے۔ چنانچہ آپؓ نے بہت محنت اور اسی قدر شوق سے یہ زبانیں سیکھیں کہ 15 ہی روز میں خطوط پڑھنے اور ان کے جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔

(مسند احمد)

(نوٹ یہ تمام واقعات لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتاب ”حضرت رسول کریمؐ اور بچے“ سے لئے گئے ہیں)

مرسلہ: محمد انور شہزاد

درود شریف کی برکات

تنگی دور کرنے کا ذریعہ

حضرت جابر بن سمرہ سوائیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور مجھ پر درود بھیجنا تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ (جلاء الافہام بحوالہ حلیہ ابی نعیم اختصارا ص 51)

ساری مرادیں پوری ہونگی

حضرت اُبَی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی دعا کا کتنا حصہ حضور ﷺ کے لئے مخصوص کیا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو۔عرض کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو۔اور اگر اس سے زیادہ کرو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا نصف حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی بڑھا دو تو اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی بڑھا دو تو اور بھی بہتر ہوگا۔حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ آئندہ میں اپنی تمام دعا کو حضور کے لئے مخصوص رکھا کروں گا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو تو اس میں تمہاری سب ضرورتیں آجائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے سارے کام درست کردے گا۔ اور تمہاری ساری مرادیں پوری کر دے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ (جامع ترمذی)

قبولیت دعا کا بہت بڑا ذریعہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں لاہور میں دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل ملازم تھا 1898ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا۔

(رسالہ درود شریف از حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب جلالپوری 138)

قرض دور کرنے کا ذریعہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک صالح بزرگ پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا قاضی نے مرد صالح کو تین ماہ کی مہلت دی۔ وہ مرد صالح مسجد میں آ کر درود پڑھ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے محراب میں بیٹھ گیا۔ اس ماہ کی ستائیسویں شب خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرض کو ادا کرتے ہیں۔ تو علی بن عیسٰی وزیر کے پاس جا اور کہنا کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار دے دیں۔ مرد صالح کہتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے اندر خوشی کے آثار پائے۔ لیکن اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر وزیر نے دریافت کیا کہ اس واقعہ کی علامت کیا ہے تو میں کیا کہوں گا؟ میں یہ سوچ کر اس دن وزیر کے پاس نہ گیا۔ دوسری رات پھر حضور کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے جو کچھ شب اول میں ارشاد فرمایا تھا وہی دوبارہ فرماتے ہیں۔ میں نہایت خوشی سے بیدار ہوا لیکن بہ مقتضائے بشریت آج بھی علی بن عیسٰی کے پاس نہیں گیا۔ تیسری رات پھر دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نہ جانے کا سبب دریافت فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی علامت چاہتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے میری اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم سے علامت دریافت کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار تحفہ درود شریف ہمارے پاس بھیجتے ہو۔ جس کو خدا تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ میں وزیر کے پاس گیا اور اس کے سامنے خواب والا واقعہ بیان کیا۔ نیز جو علامت حضور ﷺ نے بتائی تھی وہ بھی کہہ دی۔ اس پر وزیر بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو مرحبا۔ تین ہزار دینار مجھے دیئے اور کہا کہ یہ اپنے قرض کی ادائیگی میں دینا۔ تین ہزار اور دیئے کہ ان کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کروں۔ اس کے علاوہ تین ہزار دینار دیئے کہ ان کو تجارت میں لگاؤں۔ اس کے بعد مجھے قسم دی کہ یہ محبت کا تعلق مجھ سے ہرگز قطع نہ کرنا۔ تمہیں جو ضرورت ہو مجھ سے لے جایا کرو۔ میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تا کہ میں قرض ادا کروں۔ قرض خواہ اتنی رقم دیکھ کر حیران و پریشان ہوگیا..... سارا قصہ قاضی کے سامنے بیان کیا۔ قاضی نے کہا یہ فضیلت وزیر کو کیوں دی جائے۔ اس قرض کو تیری طرف سے میں ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے کہا یہ شرف اور عزت آپ کو کیوں دی جائے میں زیادہ مستحق ہوں کہ اس مرد صالح کی ذات کو اپنے قرضہ سے بری کر دوں۔ میں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر معاف کیا۔ قاضی نے کہا جو کچھ میں نے اللہ اور رسول کے نام پر دیا ہے اس کو واپس ہرگز نہ لوں گا۔ میں وہ تمام رقم لے کر گھر آ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کیا۔

(تیس جواہرات از داؤد احمد منصور ص185-186)

بیماری اور تکلیف سے نجات کا ذریعہ

چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1945ء کا واقعہ ہے کہ حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اپنے چھوٹے بھائی محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ٹانگ کے آپریشن کے لئے انگلستان لائے۔ جنگ عظیم کے بعد کا زمانہ تھا بے شمار انگریز فوجی زخمی ہو کر واپس آ رہے تھے۔ ہسپتال بھرے پڑے تھے۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب کو بہت زیادہ تکلیف تھی۔حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اپنے انگریز دوستوں سے رابطہ کر کے کسی ہسپتال میں داخلہ کی کوشش کی مگر منزل قریب نظر نہ آئی۔ ایک دن حضرت چوہدری صاحب انتہائی خوش تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہے تھے۔حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پوچھا چوہدری صاحب اس خوشی کی کیا وجہ ہے؟ چوہدری صاحب نے فرمایا رات مایوسی کی حالت میں بڑی دعا کا موقع ملا۔ میں نے سن رکھا تھا کہ روہمپن میں ایک ہسپتال ہے جہاں ٹوٹے ہوئے اعضاء کا علاج ہوتا ہے اور مصنوعی اعضاء بھی لگائے جاتے ہیں۔ میں بغیر واقفیت کے وہاں چلا گیا۔ سارا راستہ بس درود شریف پڑھتا رہا وہاں جا کر انچارج ڈاکٹر کو ملا اپنا تعارف کروایا۔عبداللہ خان کی کیفیت بیان کی اور اب تک علاج کی رپورٹ دکھائی۔ ڈاکٹر رپورٹ پڑھ رہا تھا اور میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہا تھا۔ ڈاکٹر نے سر اٹھایا اور کہا کہ آپ کے بھائی کو فوری داخل کرنا پڑے گا۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور کمرہ سے باہر نکل کر لان میں سجدہ شکر بجالایا۔ پھر بھائی عبداللہ سے کہا عبداللہ خان تیار ہو جاؤ ہسپتال آرام دہ نظر نہیں آتا مگر ہمیں تو علاج سے غرض ہے۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب کا اس ہسپتال میں آپریشن ہوا۔ گٹنے کے جوڑ میں پن ڈال کر ٹانگ سیدھی کر دی گئی۔ پھر وہ ٹانگ جھکا نہیں سکتے تھے۔ مگر کہا کرتے تھے کہ جو تکلیف میں نے سالہا سال دیکھی ہے اس کے مقابل پر اب جنت میں ہوں اس کے بعد لمبے عرصہ تک بڑی مصروف زندگی گزاری۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب جب صحتیاب ہو کر وطن واپس آگئے تو حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کچھ دیر انگلستان میں رہے۔ آپ دوستوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے طور پر اپنے بھائی کے ہسپتال میں داخلہ کا واقعہ سنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ دوستوں کا سہارا کام نہ آیا مگر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی برکت سے مشکل مرحلہ آسان ہوگیا۔

(سوانح حیات چوہدری ظہور احمد باجوہ ص276-277)

روزانہ ایک ہزار دفعہ درود بھیجنے والے

1956ء کی بات ہے کہ پشاور کی احمدیہ مسجد میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے دوران گفتگو میں کہا کہ احمدی لوگ آنحضرت ﷺ کی تعظیم نہیں کرتے یہ بات سن کر مکرم مصلح الدین صاحب راجیکی کہنے لگے کہ کیا وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ پر دن میں ہزار دفعہ درود بھیجتے ہیں، آپ اُن کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی تعظیم نہیں کرتے؟ غیر احمدی مولوی صاحب نے کہا کہ کون حضور ﷺ پر دن میں ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے؟ مکرم مصلح الدین صاحب نے فرمایا کہ ایک احمدی تو میں ہوں کہ روزانہ کم از کم ہزار بار درود بھیجتا ہوں۔ یہ سن کر وہ مولوی صاحب دیر تک آپ کی طرف دیکھتے رہے اور پھر خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے۔ (تابعین احمد جلد 2 ص13)

محسن نبی (ﷺ) پر درود بھیجو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اُس محسن نبی (ﷺ) پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ ﷺ کے احسانات کا احساس نہیں اُس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس امی رسول اور نبی (ﷺ) پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اولین کو سیراب کیا تھا۔

(ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح ص3-4)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 11)

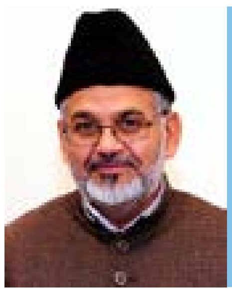

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

9۔ ایک چرچ نے ایک ہائی سکول میں INTERFAITH PEACE PRAYER کا اہتمام کیا اور خاکسار کو بھی دعوت دی۔ اس پروگرام میں دیگر مذاہب کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے یہاں پر امن کی تعلیم اور دعا کے فلسفہ کو بیان کر کے اور سورۃ الفاتحہ اور دیگر دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ پیش کیا۔ اس مجلس میں خاکسار کے ساتھ جماعت کے 15احباب تشریف لے گئے تھے۔ یہاں پر ایک اندازہ کے مطابق 150 سے زائد حاضری تھی۔

اس چرچ کے منتظمین دیگر مسلمانوں کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی تھی مگر کوئی نہیں آیا۔

10۔ UNITED CHURCH PILGRIM CHURCH OF CHRIST پلگرم چرچ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے منتظمین نے بھی خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 1½ گھنٹہ سے زائد پروگرام کا دورانیہ رہا۔ سوال و جواب بڑے اچھے ماحول میں ہوئے۔ اس چرچ کے پادری Mr. Rev Stephen Anderson اچھے آدمی ہیں۔ کئی دفعہ جمعہ پر حاضر ہوئے۔ رمضان المبارک میں ہفتہ کے دن ہماری افطاری میں بھی شامل ہوتے رہے۔ حضور انور کا خطبہ بھی سنتے رہتے ہیں۔ 11/ستمبر کے بعد جتنے فنکشن مسجد بیت الرحمان میں ہوئے، سب میں شامل ہوئے ہیں۔ 2 مواقع پر تقریر بھی کی اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

11۔ کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے مسجد بیت الرحمان میں سالانہ دعا کے پروگرام: کونٹی ایگزیکٹو کے نمائندہ نے خاکسار کو فون کیا کہ ہم اپنی ساتویں سالانہ دعائیہ کانفرنس مسجد بیت الرحمان میں کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا انتظام انہوں نے خود کیا۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی کتب سے دعائیہ کلمات پڑھے۔ خاکسار نے سب سے پہلے خوش آمدید کرنے کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ یہ پروگرام سب نے بہت پسند کیا۔ اس موقع پر قریباً 250 امریکن لوگ شامل ہوئے۔ ایک نزدیکی سکول کے 60 کے قریب بچوں نے بھی شرکت کی اور ملک کا ترانہ پیش کیا۔ مسجد میں منعقدہ نمائش بھی سب نے دیکھی اور اچھے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔

منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو Mr. Douglas M. Dunea اور اس کے نمائندوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی اس فراخدلانہ ضیافت سے بہت متاثر ہوئے۔ انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

12۔ مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں قریباً 1½ میل کے فاصلہ پر مسلم کمیونٹی سینٹر ہے جسے MCC کہتے ہیں۔ ان کے صدر مسٹر صابر رحمان صاحب (جن کا ذکر پہلے بھی کر چکا ہوں) نے فون پر دعوت دی کہ کل ہمارے سینٹر میں میری لینڈ سٹیٹ کی لیفٹیننٹ گورنر صاحبہ تشریف لا رہی ہیں، اس موقعہ پر آپ بھی آئیں اور اپنے ساتھ 5 دوست مزید بھی لے آئیں۔ چنانچہ وہاں پر لیفٹیننٹ گورنر سے ملاقات کا موقع ملا۔ خاکسار نے انہیں احمدیہ گزٹ اور مسجد بیت الرحمان کا بروشر پیش کیا۔ اس کے علاوہ گورنر صاحبہ کے آفس کے اعلیٰ عہدیداران اور افسران سے گفتگو اور تعارف کا موقع ملا۔

Welcome ایڈریس میں مسٹر صابر رحمان صاحب نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر مسلمانوں کی دیگر تنظیمیں بھی موجود ہیں اور ان کے لیڈر بھی۔ انہوں نے دیگر مسلمان تنظیموں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا نام بھی لیا گیا۔ اس موقعہ پر دیگر مسلمانوں کے نمائندگان سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔

13۔ PRESBYTERIAN CHURCH میں دوسری مرتبہ گیا۔ انہوں نے تقریر کا عنوان دیا UNDERSTANDING ISLAM TODAY۔ چنانچہ خاکسار جماعت کے دوستوں کے ساتھ وہاں گیا۔ خاکسار نے 20منٹ تقریر کی۔ سوال و جواب ہوئے۔ خاکسار نے پادری صاحب کو قرآن مجید کا تحفہ دیا اور اسلامی کتب بھی پیش کیں۔

14۔ اسی چرچ کے پادری صاحب نے علاقہ کے دیگر مذہبی راہنماؤں کو بھی اپنے چرچ میں بلایا۔ خاکسار کے علاوہ 4 دیگر مذہبی لیڈرز بھی شامل ہوئے جو سب کے سب عیسائیت کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب اور فرقہ کا تعارف کرایا۔

ان کے ساتھ دوسری میٹنگ مسجد بیت الرحمان میں ہوئی۔ انہیں مسجد دکھانے کے علاوہ نمائش بھی دکھائی گئی۔ پھر مختلف موضوعات پر ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی جس میں اسلام میں عورت کا مقام خاص طور پر زیر بحث رہا۔ باقی پادریوں نے بھی مختلف سوالات کئے۔ جب خاکسار نے یہ تجویز دی کہ اگلے ایجنڈے میں ''عورت کے مقام'' پر ہی گفتگو کی جائے اور ہر فرقہ و مذہب اپنی اپنی کتاب سے ثابت کرے کہ عورت کا کیا مقام ہے۔ تو کوئی بھی اس بات پر رضامند نہ ہوا بلکہ یہ تأثر دیا کہ اگر ہم نے یہ موضوع رکھ لیا تو ہمارے لئے چرچ میں مصیبت کھڑی ہوجائے گی۔ ان سب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

ان کے ساتھ تیسری میٹنگ ابھی حال ہی میں ہو چکی ہے۔

15۔ مسجد بیت الرحمان سے 45 میل دور ایک مڈل سکول ہے۔ انہوں نے بھی اسلام پر تعارف کے لئے بلایا۔ چنانچہ ان کے ساتھ دو سیشن اور بہت عمدہ سوال و جواب کا سلسلہ رہا۔ بچوں کی تعداد 35 تھی۔ سب کو اسلام کے بارے میں لٹریچر اور مسجد بیت الرحمان کی تصویر بھی تحفۃً دی گئی۔

16۔ گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک دعوت نامہ ملا جس میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کے لئے ایک سیمینار کرنا تھا۔ اس میں جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار میری لینڈ کے 2 مخلص دوستوں مکرم امجد چوہدری صاحب اور مکرم اقبال خان صاحب کے ساتھ اس سیمینار میں شامل ہوا۔

اس سیمینار کے منعقد کرانے کے لئے جو کمشنر مقرر ہوئے تھے جب خاکسار اُن کو ملا اور اپنا کارڈ پیش کیا تو پڑھ کر فوراً چونکے ''احمدیہ'' ۔ احمدیہ کو تو میں جانتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ میں سیرالیون، مغربی افریقہ میں ماٹاٹو کا کے علاقہ میں رہا ہوں، وہاں کے پیرا ماؤنٹ چیف احمدی تھے۔ میں نے بتایا کہ میں اس علاقہ میں مبلغ رہا ہوں اس پر انہوں نے خاکسار سے 2مرتبہ خوشی کے ساتھ معانقہ کیا۔ ان کے ساتھ بہت دوستانہ ماحول میں باتیں ہوئیں۔ انہیں مسجد بیت الرحمان کے بروشر اور احمدیہ گزٹ کی کاپی بھی پیش کی گئی۔ اس سیمینار پر 15 افسران اور مذہبی لیڈروں سے ملاقات ہوئی۔ انہیں جماعت کا تعارف کرایا نیز لٹریچر بھی دیا۔

17۔ PILGRIM چرچ والوں کے ساتھ ہمارا رابطہ ہوا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ اس چرچ کے پادری کو دعوت دی گئی کہ وہ مسجد بیت الرحمان آ کر اپنے عقائد کے بارے میں تقریر کرے اور اپنے ساتھ چرچ کے دیگر احباب کو بھی ساتھ لائے۔ چنانچہ وہ اپنے 12دوستوں کے ساتھ تشریف لائے۔ تقریر کی اور ہمارے احباب نے اُن سے سوال و جواب کئے۔ ان سب کو کھانا پیش کیا گیا۔ اب ان کی طرف سے پھر خط ملا ہے اور انہوں نے اپنے چرچ آنے کی دعوت دی ہے کہ قرآن کریم کے موضوع پر تقریر کریں اور سوال و جواب بھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے ساتھ 20 احباب لاسکتے ہیں کیونکہ اُن کے پاس جگہ تھوڑی ہے۔

اس طرح چرچوں میں تقاریر اور اسلام کے بارے میں تعارف کا یہ سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

18۔ مسجد کے ہمسایہ میں ایک اور چرچ ہے۔ اس کے پادری مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور پون گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔ اچھے ماحول میں گفتگو اور سوال و جواب ہوتے رہے۔ احمدیت و اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی لے کر گئے۔

19۔ لیفٹیننٹ گورنر کے آفس سے 4 افسران اعلیٰ کو خاکسار نے مسجد بیت الرحمان دیکھنے کی دعوت دی چنانچہ یہ افسران تشریف لائے۔ مسجد اور نمائش دکھائی گئی۔ ضیافت کی گئی۔ اُن کے ساتھ 2 گھنٹہ سے زائد ملاقات رہی۔ دلچسپ گفتگو کے علاوہ سوال و جواب اور لٹریچر بھی لے کر گئے۔ انہوں نے ہمارا MTA کا سٹیشن بھی دیکھا اور بہت متاثر ہوئے۔ اس مجلس میں مکرم صدر جماعت میری لینڈ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اور مکرم امجد چوہدری صاحب بھی شامل تھے۔

20۔ ان پروگراموں کے علاوہ کونٹی کی طرف سے جن مزید پروگراموں میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا، ان میں زیادہ تر علاقہ کے مذہبی نمائندے، سیاسی نمائندے اور کونٹی کے ورکرز شامل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وفد کے دیکھتے ہی وہ خود ہمارا تعارف کرانے لگ گئے ہیں کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نمائندے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں اور اُن کے فلاں فلاں نمائندے موجود ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے۔ الحمد للہ۔

21۔ لوکل اخبارات میں کوریج کے بارے میں خاکسار نے تراشے بھی مرکز میں بھجوائے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اسلام کے بارہ میں جب عوام میں دلچسپی بڑھی اور انہوں نے مساجد اور اسلامک سینٹرز میں آنا شروع کیا اور افہام وتفہیم کا سلسلہ پھر سے چل نکلا تو فوراً ہی پریس اور میڈیا نے اسلام کے بارے میں دوبارہ منفی پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔ مختلف پادریوں نے اسلام کے خلاف TV پر تقریریں کرنی شروع کردیں اور

اب تو یوں لگتا ہے کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے ساتھ اسلام پر حملہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے لوکل اخبارات میں بھی اسلام کے خلاف زہر اگلا جانے لگا اور Letters to the Editorمیں مختلف یہودیوں اورعیسائیوں نے اعتراضات لکھ کر شائع کرانے شروع کر دیئے۔ ہماری کونٹی کے ایک اخبارمنٹگمری جرنل میں یہ اسلام مخالف مضامین شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان خطوط اور مضامین کا نوٹس لیا گیا اور قریباً ہر ایک کا جواب دیا گیا۔ان مضامین میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کئے گئے تھے کہ آپؐ نے خود ہی اسلام کی تعلیمات پرعمل نہیں کیا۔ یہودی قبائل کو جلاوطن اور قتل کیا وغیرہ۔ نیز اسلام میں عورت کی کچھ حیثیت نہیں ہے اور اس قسم کے مختلف اعتراضات تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا شافی جواب لکھ کر اخبارات کو بھجوایا گیا۔ اخبارات نے ہمارا نقطہ نظر بھی بیان کیا لیکن کانٹ چھانٹ کر اور وہ بھی نامکمل ۔تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اس اخبار میں کوئی اعتراض والا خط پھر شائع نہیں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خطوط کے جواب لکھنے میں خاکسار کی مدد مکرم مولوی مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ڈاکٹر خالد عطاء صاحب، مکرم ڈاکٹر عمر خان صاحب نے کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

22۔ لوگوں کو اسلام میں دلچسپی تھی اور اس موضوع پر لٹریچر بھی تیار کرنا تھا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم مختار احمد چیمہ صاحب اور خاکسار نے ایک پمفلٹ Islam The Religion Of Peace And Tolerenceتیار کرکے 10 ہزار کی تعداد میں شائع کیا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً سارا تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسی پمفلٹ کو خطوط والے حصہ میں دو لوکل اخباروں منٹگمری جرنل اور گزٹ میں بھی خط کی شکل میں شائع کرا دیا گیا۔ اس طرح یہ قریباً 50 ہزار گھروں تک پہنچا۔ الحمد للہ۔

23۔جس یہودی ربائی کا ذکر خاکسار پہلے کر چکا ہے،اس نے اپنے ایک سکول کی پرنسپل کو میرا نام اور کارڈ بھی دیا۔ چنانچہ اس سکول کی پرنسپل نے خاکسار کو اپنی سنڈے کلاس کے بچوں کے ساتھ،(اُن کے سینیگاگ میں) وزٹ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار 30 بچوں،14 اساتذہ اور 2 خدام کے ساتھ ان کے سکول گیا۔ وہاں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں عہد نامہ قدیم کے بارے میں اُن کی ایک بچی نے تقریر کی جبکہ ایک دوسری بچی نے یہودی مذہب میں تہواروں کے بارے میں بیان کیا۔

انہوں نے مجھے اسلام کے تعارف کے علاوہ اسلام میں مہمان نوازی کے بارہ میں تعلیم پر کچھ کہنے کی درخواست کی تھی۔ خاکسار نے احادیث کی روشنی میں مہمان نوازی کے واقعات سنائے جس کا بچوں اور بڑوں پر اچھا اثر ہوا۔ پرنسپل سمیت 5 لوگوں کو مسجد بیت الرحمان کا بروشر اور پمفلٹ دیئے گئے نیز سب بچوں کو تحائف بھی دیئے گئے۔

اس کے بعد 7/اپریل کو یہ بچے اور اساتذہ ہماری مسجد دیکھنے آئے۔ اس پروگرام میں ہم نے بھی اپنے دو بچوں سے اسلام کا تعارف اور قرآن کے تعارف پر تقاریر کرائیں اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ نیز انہیں مسجد اور نمائش بھی دکھائی گئی۔

24۔لوگوں میں اسلام کے بارہ میں ابھی بہت منفی خیالات پائے جاتے ہیں اور پریس اور میڈیا اس میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک اور پروگرام ترتیب دیا جس کے مطابق مہینہ میں کم از کم ایک بار مسجد بیت الرحمان میں مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوتا جہاں ہمسایوں، دوستوں اور چرچ کے لوگوں کو دعوت دی جائے گی کہ وہ مسجد آئیں اور سوال و جواب کریں۔ چنانچہ ہم نے ایک بڑا بینر اس دعوت کا بنوا کر مسجد کے باہر لگایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 13غیر از جماعت اور غیر مسلم اس پہلی میٹنگ میں شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ تک پروگرام جاری رہا۔سوالوں کے جواب دینے میں مکرم برادر سلام صاحب مشنری بالٹی مور، مکرم ڈاکٹر خالد عطاء صاحب آف میری لینڈ اور ہمارے نیشنل جنرل سیکرٹری ملک مسعود احمد صاحب نے خاکسار کی مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان 13 احباب میں تھائی لینڈ کی ایک فیملی، ایک افرو امریکن فیملی، ایک وائٹ امریکن فیملی، ایک چرچ کا نمائندہ اور 2 پاکستانی جن میں ایک ڈاکٹر تھے، تشریف لائے۔ پاکستانی ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور اگلی میٹنگ میں دوبارہ اپنے ساتھ امریکن دوستوں کو لانے کا وعدہ کر کے گئے۔ خاکسار نے میٹنگ کے شروع میں اس کا مقصد اور جماعت کا تعارف کرایا اور ایک سوال کے جواب میں جماعت احمدیہ کے دوسرے مسلمان فرقوں سے جو اختلاف ہے، اس کو بیان کیا۔

25۔ لیفٹینٹ گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک افسر نے فون کیا اور خاکسار کو لیفٹینٹ گورنر کے ساتھ ایک میٹنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔قریباً 150افراد تھے جن میں حکومتی نمائندے، گورنر کی پارٹی کے اعلیٰ عہدیداران، مذہبی نمائندے اور پاکستانی کمیونٹی کے لوگ شامل تھے۔ یہاں پر بھی انفرادی طور پر لوگوں کے ساتھ ملاقات اور تعارف کا موقع ملا۔ گورنر کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی اور انہیں اس سے قبل مسجد بیت الرحمان کا بروشر اور احمدیہ گزٹ پیش کیا گیا تھا۔

11/ستمبر کے سانحہ کے بعد مختلف لوگوں کے ساتھ، اداروں کے ساتھ، مذہبی لیڈروں کے ساتھ حکومتی سطح پر خدا تعالیٰ کے فضل سے رابطہ ہوا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

سانحہ 9/11 کے بعد بعض شر پسند عناصر اور سخت جنونی قسم کے لوگوں نے ہمیں فون پر دھمکیاں بھی دیں لیکن یہ صرف برائے نام تھیں اور ایک قدرتی ردّعمل تھا کیونکہ بار بار مسلمانوں کا نام TVاور اخبارات میں آ رہا تھا۔ اس کے برعکس رابطے اور نتائج خوشکن ہیں۔

اسی سلسلہ میں مقامی پولیس اور حکومتی اداروں کی کارکردگی اور تعاون بھی مثالی رہا۔ جوں ہی ملک میں مسلمانوں کی چند مساجد کے گھیراؤ اور نقصان کے بارہ میں خبریں ملیں، مقامی پولیس ہر جگہ مساجد کی حفاظت کی خاطر پہنچ گئی اور ہر ممکن تعاون کیا۔ اس کے علاوہ ہمسایوں نے اور دیگر عوام نے بھی بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ لوگ مسجد پھول لے کر آتے رہے۔ کئی لوگوں نے ہمدردی کے کارڈز ہمیں بھجوائے۔ کئی لوگوں نے خطوط لکھے اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

مسجد کے ہمسایہ چرچ کے پادری خود تشریف لائے اور کہا کہ اگر آپ کی خواتین اور بچیوں کو کچھ پرابلم ہو، ٹرانسپورٹ نہ ہو، جاب پر جانے کا مسئلہ ہو تو ہمیں بتائیں ہم ہر ممکن مدد کریں گے۔ ایک چرچ کے چند نوجوان ایک بڑا پوسٹر بنا کر لائے جس پر دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔ اسی چرچ کے لوگوں نے ایک 18افراد کی فہرست دی۔ اُس فہرست پر نام، پتے اور فون نمبرز لکھے تھے کہ یہ لوگ آپ کی خدمت کے لئے موجود ہوں گے۔ آپ انہیں فون کر کے بلا سکتے ہیں۔ یہ کردار بھی ان لوگوں کا عظیم کردار ہے جنہیں لوگ کافر کہتے ہیں۔

خاکسار نے اس وقت تک جو کچھ بھی آپ کی خدمت میں اس سانحہ کے حوالے سے پیش کیا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سیاسی و مذہبی اور حکومتی سطح پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مسجد بیت الرحمان میں (ہیڈکوارٹرز) اور دیگر جگہوں پر جہاں بھی جماعت نے نمائندگی کی، خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی خاص توفیق جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

(اس سانحہ عظیمہ پر جماعت کے امیر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے پریس ریلیز جاری کی اور امریکہ کے صدر اور سیکرٹری آف سٹیٹ کو تعزیت نامہ ارسال کیا۔ کونٹی کے مختلف ہائی آفیشلز کی طرف سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے)

ان خطوط سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو کئی جگہوں پر اور کئی طریق پر نائن الیون کے بعد خدمت کی توفیق ملی۔ اور اسلام کی حسین تعلیم بیان کرنے اور لوگوں کے شکوک وشبہات کے ازالہ کی توفیق ملی جسے ہر طبقہ کے لوگوں نے سراہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نائن الیون کے بعد کے حالات لکھنے سے قبل خاکسار اب اخبارات کے تراشوں کی طرف آتا ہے جن میں اس علاقہ یعنی مسجد بیت الرحمان میری لینڈ ہیڈکوارٹر کے علاقہ میں ہماری مساعی کو کوریج ملی۔

دی گزٹ:یہ اخبار بہت سارے علاقوں میں شائع ہوتا ہے اور ہر کونٹی کا الگ الگ اور ہے۔ چنانچہ اس اخبار نے اپنی 19/ستمبر 2001ء کی اشاعت میں نائن الیون کے حادثہ کے ٹھیک 9دن بعد ایک بڑی تصویر شائع کی جس میں خاکسار مسجد بیت الرحمان میں نماز پڑھا رہا ہے اور دیگر بہت سے احمدی نماز میں شامل ہیں۔ اس خبر کی سٹاف رائٹر TERRIE HEARTLYہیں۔تصویر کے نیچے انہوں نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر جو بیت الرحمان سلور سپرنگ میں مذہبی منسٹر (یعنی امام) ہیں، نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے نماز میں دعا کرا رہے ہیں۔

خبر کا عنوان ہے:’’ہم سب کے لئے یہ ایک افسوسناک حادثہ فیونرل (جنازہ) کی طرح ہے۔‘‘خبر میں انہوں نے لکھا ہے کہ باوجودیکہ علاقہ کے مختلف جگہوں پر نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں اور تقریبات منعقد کی جا رہی ہیں لیکن پھر بھی یہاں کے لوکل مسلمان ایک خوف کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں نیویارک اور واشنگٹن میں دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے لوکل مسلمان بھی ان دعائیہ تقریبات میں حصہ لے رہے ہیں ان دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کر رہے ہیں۔ اخبار نے ایک مسلمان مکرم حبیب غنیم صاحب جو یہاں کا لوکل باشندہ ہے، کا مذمتی بیان بھی شائع کیا۔

اخبار نے خاکسار کے حوالے سے لکھا:امام شمشاد احمد ناصر جو بیت الرحمان میں مذہبی منسٹر ہیں، نے کہا ہے کہ ہمیں حکومت کے قوانین کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ انہوں نے گذشتہ جمعہ کے روز اپنے خطبہ جمعہ میں نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے دعا بھی کرائی اور کہا کہ ہماری مسجد ہر شخص کے لئے کھلی ہے۔ ہمارا تو نعرہ ہی یہ ہے کہ ’’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام تو ہر ایک کے لئے بلا امتیاز ہمدردی سکھاتا ہے۔

صفحہ 9Aپر خبر جاری رکھتے ہوئے اخبار نے دو تصاویر دی ہیں۔ ایک مسجد بیت الرحمان کی باہر سے اور ایک میں مسجد کے اندر بیٹھے لوگ خطبہ سن رہے ہیں۔ مسجد بیت الرحمان کی تصویر کے ساتھ امریکہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور اسے نمایاں دکھایا گیا ہے۔ خبر میں مزید لکھا ہے کہ یہاں کی مسلم

کمیونٹی سینٹر نے بھی اس سلسلہ میں تقاریب کیں۔ اس خبر میں گرونانک فاؤنڈیشن (سکھ گردوارہ) کے حوالہ سے بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں کو مسلمان اور سکھوں میں امتیاز کرنا چاہئے۔ اور سمجھنا چاہئے کہ ہر دو میں فرق ہے۔ چونکہ سکھ بھی سر پر پگڑی باندھتے ہیں اور ان کی داڑھی ہوتی ہے۔ اور مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں۔صرف لباس کے سٹائل سے ہی نہ سمجھ لیں کہ سکھ بھی مسلمانوں کی طرح ہیں۔

آخر میں خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ ناصر نے کہا ہے کہ جب میں گذشتہ ہفتے مسجد میں نماز پڑھانے آیا تو مسجد کے باہر دروازے پر پھولوں کے گلدستے پڑے تھے اور غیر مسلم ہمسایہ کی طرف سے ایک تحریری نوٹ تھا: کہ ہمیں آپ کے ساتھ مکمل ہمدردی ہے۔ہمیں کونٹی پولیس اور دیگر لوگوں کی طرف سے بہت اچھا تعاون ملا ہے۔ اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس حادثہ کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ نفرت سے پیش آرہے ہیں اور مسجد کی سڑک کے سامنے سے گذرتے ہوئے وہ ہمیں گالیاں دیتے ہوئے گذرتے ہیں۔ ناصر نے کہا یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ یہ لوگوں کا طبعی ردعمل ہے۔

دی منٹگمری جرنل:۔ 3/اکتوبر 2001ء کی اشاعت میں صفحہ A-1 اور اپنی بقیہ خبر صفحہ A6 پر دیتے ہوئے سرخی لگاتا ہے۔ ''پولیس نفرت پھیلانے کے جرم پر قابو پا رہی ہے۔'' ''مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی تلقین اور پولیس کی نفری میں زیادتی کر دی گئی ہے۔ 11/ ستمبر میں جو دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ورجینیا اور نیویارک میں مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا گیا ہے۔ HATE کرائم کے کوارڈینیٹر مسٹر ڈیوڈ آر بیکر اور پولیس کے نمائندہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے بہت زیادہ واقعات ہوئے ہوں جو ابھی تک پولیس کے علم میں نہیں آئے۔

مسلمانوں کے کیمونٹی کے صدر نے کہا ہے کہ ذاتی طور پر تو انہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہے لیکن یہ واقعات مسلمانوں کو بہر حال خوفزدہ کرنے والے ہیں۔

Mr.DUG DUNCAN منٹگمری کونٹی کے چیف نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جس سے ان کی زندگی پر اثرات پڑیں۔ اسی طرح چیف پولیس نے بھی اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگرچہ دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوا ہے اس لئے ہمیں مزید واقعات کو روکنے کے لئے اقدام کرنے پڑیں گے۔

مذہبی منسٹر امام شمشاد احمد ناصر کے جو مسجد بیت الرحمان میں ہوتے ہیں، نے کہا ہے کہ۔ 11/ ستمبر کے واقعہ کے بعد ہمیں بہت سی دھمکیوں آمیز فون کالز آئی ہیں جس میں ایک شخص نے کہا ہے ''DEATH TO ISLAM'' کہ اسلام مردہ باد۔ اور اسرائیل زندہ باد کے نعرے لگائے گئے تھے، نیز کہا گیا تھا امریکہ زندہ باد۔تم سب کو اس دہشت گردی کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

امام شمشاد احمد صاحب نے مزید کہا کہ اب جب کہ حکومت اور پولیس اس کی نگرانی کر رہی ہے۔ اس قسم کے واقعات پر قابو پالیا جائے گا۔

دی گزٹ جو کیمونٹی کا اخبار ہے نے 3/ اکتوبر 2001ء صفحہ A4 پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً یہ خبر دی ہے۔جس میں مسٹر ڈگ ڈنکن چیف کونٹی ایگزیکٹیو مسلم کیمونٹی سینٹر میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں۔تصویر میں مسلم کیمونٹی سینٹر کی مسجد کا مینارہ ہے۔ اور کونٹی ایگزیکٹیو کے ساتھ مسلمانوں کی کیمونٹی کے صدر صابر رحمان اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) نیز جماعت کے اور نمائندگان بھی ساتھ ہیں۔

تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ کونٹی ایگزیکٹیو ڈگ ڈنکن چیف پولیس دیگر مسلمان اور مذہبی راہنماؤں کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی اور نسلی امتیاز کی مذمت کرتے ہیں۔

دی منٹگمری جرنل:۔ 4 نومبر 2001ء کی اشاعت صفحہ A9 پر دنیائے مذاہب کے آخرت کے بارے میں عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔خصوصیت کے ساتھ یہودی مذہب، بدھ ازم، عیسائیت کے مذہبی لیڈروں کے آخرت کے بارے میں ان کے عقائد کا بیان ہے۔ یہ سارے انٹرویوز دیگر مذاہب کے، اخبار کے رائٹر KARL HILLE نے لئے۔ خاکسار کے بارے میں انہوں نے لکھا: شمشاد احمد ناصر امام مسجد بیت الرحمان نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں (انسانوں کو) دوزخ کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ جنت میں رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ناصر نے دوزخ کو ایک ہسپتال کے ساتھ تشبیہ دی۔ جیسا کہ اس دنیا میں ہم ہسپتال میں رہنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ صحت و توانائی والی زندگی گزارنے کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی صحت کا ہر لحاظ سے (جسمانی و روحانی) خیال رکھنا پڑے گا۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ''ایمان امید اور خوف کے درمیان ہوتا ہے۔ اور زندگی ہمیشہ بہتری کی طرف کوشش کو کہتے ہیں۔''

دی گزٹ برنٹس ول نے 20/ نومبر 2001ء کی اشاعت میں صفحہ A4 پر پورے صفحہ کی خبر لگائی اس میں ایک تصویر ہے جس میں خاکسار مسجد بیت الرحمان میں نماز پڑھا رہا ہے اور پیچھے احمدی نماز پڑھ رہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے شمشاد ناصر، امام مسجد بیت الرحمان رمضان کے پہلے دن مسجد میں اپنے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ یہ خبر TERRIE HEARTLEY نے لکھی ہے۔

خبر یوں شروع ہوتی ہے کہ مسجد بیت الرحمان کی FENCE (چار دیواری۔ جنگلہ) کے باہر ایک بینر پر لکھا ہوا ہے جو کہ نیلے رنگ کا ہے۔ جس پر ''السلام علیکم'' لکھا ہوا ہے۔یعنی تم پر سلامتی ہو احمدی مسلمان رمضان کس طرح گزارتے ہیں۔

ایک احمدی خاتون ڈاکٹر نجمہ الٰہی نے بتایا کہ رمضان ہمارے لئے تربیت کا مہینہ ہے۔ اور جو کچھ بھی ہم اس مہینہ میں سیکھیں اس کو ہمیں سارا سال اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہئے۔

اس ایک صفحہ کے مضمون میں رمضان کے روزوں کے علاوہ مسلمانوں کے باقی ارکان اسلام کی بھی تفصیل ہے مثلاً روزہ کس طرح رکھا جاتا ہے۔ نمازوں کے کیا کیا اوقات ہیں وغیرہ۔ اخبار لکھتا ہے کہ شمشاد ناصر جو کہ امام ہیں انہوں نے کہا کہ رمضان ہمارے لئے روحانی ترقیات کا مہینہ بھی ہے۔ جس طرح موسم بہار آنے پر لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کا مہینہ ہمارے لئے موسم بہار کا مہینہ ہے۔ نمازوں کے علاوہ یہاں پر ہر روز جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ریکارڈ شدہ درس القرآن بھی سب کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

اخبار نے بتایا کہ خواتین بھی مردوں کی طرح ہی نماز پڑھتی ہیں اور ان کی نماز کے لئے الگ ہال بنا ہوا ہے۔ جو کہ مردوں کے ہال کے اوپر ہے۔ جب ہم نماز میں صفیں بناتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم سب برابر ہیں۔ ہمارے نبی (بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ نماز میں صفیں سیدھی بنائی جائیں۔ نماز میں مردوں اور عورتوں کا الگ الگ رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام میں اس معاملہ میں (مرد اور عورت میں) مساوات نہیں ہے۔ وہ بھی بالکل اُسی طرح نماز پڑھتی ہیں جس طرح مرد نماز پڑھتے ہیں۔

نجمہ الٰہی صاحبہ کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ اس وقت جو زمانہ کی موجودہ حالت ہے اس کی وجہ سے ہمارے لئے اور بھی ضروری ہوجاتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اس ماہ میں تربیت کریں اور انہیں اپنی روایات سکھائیں۔

ایک اور احمدی دوست عارف نسیم صاحب کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ ہم عفو اور بخشش پر یقین رکھتے ہیں انتقام پر نہیں۔ 11/ ستمبر کا واقعہ ایسے لگتا ہے کہ یہ ہم سب پر حملہ تھا۔

شمیم احمد صاحب کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ دہشت گرد جنہوں نے نائن الیون کے دن حملہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے ان کا خدا پر بالکل یقین نہیں تھا اور وہ خدا سے دور جا چکے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ سب کچھ ہردو کی سیاست ہے۔یعنی دہشت گردوں کی اور امریکہ کی۔ خبر کے آخر میں خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ ہم ساری امت مسلمہ کے لئے دعا کرتے ہیں اور ساری انسانیت کے لئے یہ بہت اہم ہے۔

دی منٹگمری جرنل نے اپنی اشاعت 27/ دسمبر 2001ء میں ایک شخص Mr.LAWRENCE K.MARSH کا خط شائع کیا ہے جس میں اس نے اسلام پر اعتراض کئے ہیں مسلمانوں کا مذہب اسلام کس قدر امن والا ہے؟ اس نے لکھا کہ موجودہ حکومت جو بار بار یہ کہہ رہی ہے کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے نہ کہ مسلمانوں یا اسلام کے خلاف تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام کا مذہب کس قدر پر امن ہے۔ یا کس قدر امن کی تعلیم دیتا ہے؟

مضمون نگار نے قرآن کریم 9:5 کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے اس کو پڑھ کر دیکھ لیں کہ مسلمان کس قدر پُرامن ہیں۔ اور ان کے اندر کس قدر دوسرے مذاہب کے لئے برداشت کا مادہ ہے؟ اسی طرح اس نے قرآن سے 9:73 اور 5:49 کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اور پھر 5:51-74 کا حوالہ دے کر بتایا کہ یہ آیات پڑھ لیں کہ ان کی روشنی میں پھر کیا ہوگا؟ مصنف نے مزید لکھا کہ اگرچہ امریکہ میں بے شمار مسلمان امن سے رہتے ہیں لیکن انفرادی طور پر موجودہ حالات آپ کو بتا رہے ہیں کہ یہ کہاں تک درست ہے؟ عیسائی اس وقت مسلمانوں کے ہاتھوں تکالیف برداشت کر رہے ہیں خصوصاً انڈونیشیا، سوڈان اور دیگر مسلمان ممالک میں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کسی عیسائی حکومت میں مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جارہی لیکن اس کے برعکس مسلمان حکومتوں میں عیسائیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ مصنف نے اپنے خط کے آخر میں عیسائی مذہب کی پرامن تعلیم کا ذکر کیا ہے۔

خاکسار نے اس خط کے شائع ہونے پر اس کا جواب لکھ کر بھجوایا۔ اور اس کے علاوہ ہر جگہ جہاں بھی ہمیں میٹنگز یا انٹر فیتھ اور سکول اور کالجوں یا حکومتی سطح پر کسی تقریب میں مدعو کیا گیا تھا اس کا جواب دیا گیا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اور ہر سطح پر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ سے ثابت کیا گیا کہ اسلام پر امن مذہب ہے۔

خاکسار نے بتایا کہ اگر کوئی انفرادی طور پر کسی کے خلاف قدم اٹھاتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ اسلام اس غلط کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خاکسار نے سوالات کے جوابات میں بھی اس بات کو بار بار پبلک میں دہرایا کہ اسلام ہر لحاظ سے مکمل اور امن کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔

پاکستان پوسٹ اردو کا اخبار ہے۔ اس اخبار کی 27/دسمبر 2002ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں لیفٹیننٹ گورنر میری لینڈ کیتھلین کینڈی مسلم کمیونٹی سینٹر میں خطاب کر رہی ہیں اس موقعہ پر جماعت کے وفد کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ خاکسار مکرم امجد چوہدری صاحب، مکرم سید شوکت علی صاحب مکرم اسلم پرویز صاحب، مکرم چوہدری مشتاق صاحب اور مکرم مجیب خان صاحب کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ ان میں سے بعض احباب شائع ہونے والی چار تصاویر میں نمایاں نظر آرہے ہیں۔ (باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

تسلسل کے ساتھ اس سال دنیا میں آئے ہیں، ان سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔مغرب کو بھی اور مشرق کو بھی اور ہر مذہب والے کو بھی۔مسلمانوں کو بھی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی۔ اس بات کو سوچیں اور وجہ تلاش کریں کہ کیوں خدا کا عذاب بھڑ کا ہے۔ آواز دینے والے کی اس آواز پر غور کریں، جو آپ نے فرمایا تھا کہ مَیں نہ آیا ہوتا تو بلاؤں میں تاخیر ہو جاتی۔ پس اگر ان بلاؤں سے بچنا ہے تو اس آنے والے کی آواز پر مسلمانوں کو بھی غور کرنا ہوگا اور عیسائیوں کو بھی غور کرنا ہوگا اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی غور کرنا ہو گا اور لامذہب والوں کو بھی غور کرنا ہو گا۔ ورنہ پھر آواز دینے والے کا یہ اعلان بھی ہے کہ:’’اے یورپ!’’تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 269 مطبوعہ لندن)

پس یہ پیغام ہے جو آج ہر احمدی نے دنیا میں، دنیا کی بقا کے لئے، دنیا کو بچانے کے لئے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خدا کی حقیقی پہچان کی توفیق دے اور دنیا کو بھی اس واحد خدا کی پہچان کرانے والا بنائے تا اس واحد اور یگانہ خدا کے عذاب کی بجائے ہم اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ 14تا 20ستمبر 2007ء ص 5 تا 7)

(خطبہ جمعہ 24/ اگست 2007ء)

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر خدا تعالیٰ کی ذات ہو، اُس کی رضا کا حصول ہو۔ ہر آسائش میں بھی اور ہر مشکل میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس سے دعائیں مانگنے کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں۔ ہم اُس روح کو سمجھنے والے ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشتہ بیعت جوڑ کر ہم پر کیا ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اب ہمارا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ ان دنوں میں جب مخالفینِ احمدیت کی طرف سے حملے شدت اختیار کر رہے ہیں، جماعت کی حفاظت کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ دشمن کا ہر شر اُس پر الٹائے اور جماعت کی ہر آن حفاظت فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِم۔

اے اللہ! ہم ان مخالفین کے مقابلہ میں تجھے لاتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔ اے میرے رب! مجھ پر ظلم کیا گیا ہے۔ تُو ہی انتقام لے۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔ اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس مجھے حفاظت میں رکھ۔ میری مدد فرما اور میری حفاظت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خاص دعا ہے

رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ کہ اے میرے خدا! اسلام پر مجھے وفات دے اور نیکو کاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔

ہمیشہ ہم صالحین کے ساتھ شامل ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ہمیں اُس طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 20/ مئی 2011ء)

آج کی دعا

رَبِّ عَلِّمْنِی مَاھُوَخَیْرٌعِنْدَكَ

(تذکرہ: صفحہ 488)

(یہ الہام نومبر 1905 کو ہوا)۔

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

* رَبِّ اَرِنِی اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَّةَ

(تذکرہ: صفحہ 534)

(یہ الہام 7جون 1906 کو ہوا)۔

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اپنے وہ تمام انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں۔

یہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی علم و معرفت میں اضافہ کی الہامی دعائیں ہیں۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

25 نومبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	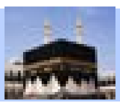	05:18	17:37
مدینہ منورہ	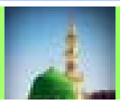	05:23	17:33
قادیان	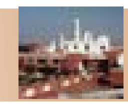	05:40	17:25
ربوہ		05:20	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:07	16:03